روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱	ہفتہ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۵ راخاء ۱۳۷۰ ہش، ۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء	نمبر ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لذت کا لامتناہی مضمون

"نماز کو اگر آپ غور سے پڑھیں تو ایک لامتناہی مضمون ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور یہ ناممکن ہے کہ ہر نماز میں نماز کا ہر پہلو سے حق ادا ہو۔ اس لئے کہیں نہ کہیں آپ کو کسی جگہ ٹھہر کر نماز کی لذت حاصل کرنی ہوگی اور یہ آپ کے مزاج اور حالات کے مطابق ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر گویا دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے، تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۹۲)

"دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو، وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے، تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریا کاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے، اس پر نظر کرتا اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور میں بدل دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۹۲)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ ۲۴ جولائی ۹۱ء سے بعارضہ فالج فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تکلیف ایسی ہے کہ معالجین اگرچہ بڑی محنت اور اخلاص سے علاج کر رہے ہیں مگر شفایابی کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔ ابتداء میں قومہ تھا زبان بند تھی آنکھیں بھی نہ کھلتی تھیں چند دنوں کے علاج سے بفضل خدا آنکھیں کھلنا شروع ہو گئیں اور اب بفضلِ خدا یہاں تک پیش رفت ہوئی ہے کہ منہ کے ذریعہ سیال غذا مثلاً پانی جوس وغیرہ نگل لیتی ہیں۔ آنکھوں میں قدرے پہچان بھی شروع ہو گئی ہے۔ مگر ابھی تک قوتِ گویائی حاصل نہیں ہوئی۔ جملہ بہن بھائیوں کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعاؤں اور محبت بھرے خطوط سے ہماری تسلی کا سامان مہیا فرمایا۔ جملہ قارئین کرام سے دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے۔

چودھری شبیر احمد وکیل المال۔ ربوہ

ہمیشہ پیار اور محبت کیساتھ رہنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"خدا تعالیٰ جو ہے وہ بخیل نہیں۔ جو اس کی خاطر اپنا حق چھوڑتا ہے۔ اسی کا دیا ہوا مال اسے لوٹاتا ہے۔ وہ اللہ اس دنیا میں بھی قرضہ نہیں رکھتا اور اسے دیتا ہے۔ اگر تو آپ نے اپنے رب سے لینا ہے تو لڑ جھگڑ کے اپنے بھائی سے مت لو۔ اگر آپ نے اس کے حکم پر عمل کرنا ہے ... (تم اپنے اموال اپنے درمیان باطل کے ساتھ مت کھاؤ) تو جو آپ کا حق نہیں وہ اپنے حق میں ملا کر سارے مال کو گندا نہ کرو۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپ کی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گا اور سخی بنائے گا آپ کو۔ دوسروں کو دینے والا بنا دے گا آپ کو۔ ایسا بنا دے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پر جو خیمہ زن ہے انسان۔ وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مٹکوں میں۔ ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعہ اسے وہ پہنچ رہا ہے۔ اس مادی دنیا کا وہ کون سا چشمہ ہے جس کا دہانہ خدائے رزاق کے جو جلوے ہیں ان سے زیادہ چوڑا ہے۔ تو جہاں سے آپ کو بہت زیادہ مل سکتا ہے۔ وہاں سے لینے کی کوشش کریں اور ہمیشہ ہی پیار اور محبت سے رہیں۔ ربوہ کو تو مثال بننا چاہیئے دوسروں کے لئے اس واسطے میں آپ کو زور کے ساتھ یہ یاد دہانی کروا رہا ہوں۔

میں جب یہاں ہوتا ہوں کئی تکلیفیں بھی اٹھاتا ہوں۔ جذباتی طور پہ۔ ذرا ذرا سی بات کی مجھے اطلاع آتی ہے کہ جو احمدی جن کو خدا تعالیٰ نے گند اور اندھیروں سے نکال کر پاکیزگی اور نور کی رفعتوں تک پہنچایا تھا وہ پھر واپس اندھیروں کی طرف جانے کے لئے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ اس گند میں نہ پڑیں۔ ان اندھیروں کی طرف ان کی حرکت نہ ہو۔

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ر اخاء ۱۳۷۰ ہش ۵ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

نیّت کے زاویے

فرق تو نیّت سے پڑتا ہے آپ ایک نیّت سے ایک کام کرتے ہیں تو اس کے کچھ اور معنے ہیں اور وہی کام کسی اور نیّت سے کرتے ہیں تو اس کے معنے بدل جاتے ہیں اور نیّت انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہے تو یہ نیّت کر لے اور چاہے تو وہ نیّت کر لے۔ اس کی واضح مثال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا وہ ارشاد ہے جو حضورِ اقدسؐ نے اس شخص کو فرمایا تھا جس نے کہا کہ روشندان اس طرف اس لئے رکھے ہیں کہ ہوا آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم یہ بھی نیّت رکھ سکتے تھے کہ اس طرف سے نماز کے لئے بلاوے کی آواز آئے گی۔ یہی بات زندگی کے ہر پہلو پر لاگو ہوتی ہے۔ جو شخص کوئی کام خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے اس کی نیّت اور ہوتی ہے اور جو شخص وہی کام لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتا ہے اس کی نیّت کچھ اور ہوتی ہے۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نوجوانوں کو کھیلوں کی ترغیب دیتے ہوئے یہی بات فرماتے ہیں کہ مَیں کھیلوں کی ترغیب دیتے ہوئے کسی دنیاوی کام کی ترغیب نہیں دے رہا بلکہ مَیں تمہیں اصلاح و ہدایت کا بہترین نمونہ بنانے کے لئے یہ بات کہتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"جب مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے وقتوں میں سے کچھ وقت کھیلوں میں لگاؤ تو مَیں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم اتنا وقت دُنیا کے کاموں کے لئے خرچ کرو بلکہ میں تمہیں اصلاح و ہدایت کا بہترین نمونہ بنانا چاہتا ہوں۔ جب تم کبڈی کھیلتے ہو یا کوئی اور کھیل کھیلتے ہو اس نیت اور اس ارادہ کا جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے تو درحقیقت تم نیکی کرتے ہو کیونکہ تمہارا یہ سب کام لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے۔ پس بہادر بنو اور سچے بہادر بنو جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے سچا بہادر وہ ہے جو ظلم کے وقت صبر سے کام لیتا ہے اور طاقت رکھتے ہوئے عفو سے کام لیتا ہے لیکن اس کے ساتھ یا جب قربانی کا وقت آتا ہے تو وہ عواقب سے نہیں ڈرتا۔"

بعض لوگ کھیلتے ہیں صرف اپنا شوق پُورا کرنے کے لئے۔ انہیں کھیل میں لذّت ملتی ہے اور اس لذّت کے حصول کے لئے وہ کھیلتے ہیں۔ بعض لوگ کھیلتے ہیں روپیہ کمانے کے لئے اور آجکل تو کھیلوں میں بہت روپیہ ہے۔ لیکن اگر کھیلوں کے لئے نیت یہ کی جائے کہ بہادر بننا ہے اور بہادر بھی ایسے جو دین کی خدمت کر سکے تو لذّت بھی آئے گی۔ روپیہ بھی ملے گا اور خلقِ خدا کی اصلاح و ہدایت کا سامان بھی ہوتا رہے گا۔

بندے ہیں سبھی اس کے وہ اچھے کہ بُرے ہوں
دیتا ہے سبھی کو وہ فقط دینے کی خاطر
کچھ لوگ تو کرتے ہیں پرستش دل و جاں سے
کچھ لیتے ہیں نام اس کا فقط لینے کی خاطر

ابوالاقبال

غزل

اہلِ دل پہ جو پہرے بٹھائے گئے ان کے کچھ اور بھی مشغلے بڑھ گئے
جذبہ ہائے جنوں پہ نکھار آ گیا، دل جواں ہو گئے، ولولے بڑھ گئے

یہ جنوں پیشہ لوگوں کا میدان ہے، اہلِ دانش یہاں مات کھاتے رہے
دیکھتے رہ گئے صاحبانِ خرد اور آگے بہت منچلے بڑھ گئے

سُست رَو راہرو جانتے کیا نہیں؟ وقت کا کارواں کب رُکا ہے کہیں؟
جن کے بھی یاں ذرا ڈگمگائے قدم چھوڑ پیچھے انہیں قافلے بڑھ گئے

سہل انگاریاں نہ گراں خوابیاں دل میں بس قصدِ کوئے نگاراں کئے
آگ کی تال پر رقص کرتے ہوئے تپتے صحراؤں میں دل جلے بڑھ گئے

سوچ پہ اک اسی کی حکومت تو تھی، فکر پہ اک اسی کا اجارا تو تھا
جب سے محفل میں آئے ہیں اہلِ جنوں محتسب کے بہت مسئلے بڑھ گئے

باغباں خود گلستاں اجاڑا کئے اور کسی نے بھی بڑھ کے نہ روکا انہیں
اہلِ گلشن کی دیکھی جو یہ بے حسی پھر تو گلچیں کے بھی حوصلے بڑھ گئے

خون کی ہولیاں ایسے کھیلی گئیں آسماں بھی لہو رنگ ہونے لگا
نفرتوں کے وہ لاوے اُبلنے لگے کہ زمیں ہل گئی زلزلے بڑھ گئے

ہمسفر جب بھی باہم اُلجھنے لگے نفرتوں کے لئے راستے کھل گئے
اور ان کا سفر جب شروع ہو گیا قربتیں گھٹ گئیں فاصلے بڑھ گئے

ہے بجا دوستی ایک انعام ہے لیک اس کا نبھانا کٹھن کام ہے
جس قدر دوستوں کی پذیرائی کی اس قدر ان کے شکوے گلے بڑھ گئے

حال پوچھا نہ رُک کے کوئی بات کی، یوں نفی کی انہوں نے مری ذات کی
یہ نہیں ہے کہ نظریں نہ مجھ پہ پڑیں چلتے چلتے نظر کی ولے بڑھ گئے

حاصلِ زندگی سوزِ پنہاں تو تھا کچھ تو اس کی حفاظت بھی کرنا ہی تھی
ضبطِ غم کا ہمیں جب نہ یارا رہا اس سے پہلے کہ آنسو ڈھلے بڑھ گئے

بے ثباتی تو تھی لیک یہ بھی نہ تھا کہ بتاشوں کی صورت چٹخنے لگیں
اب تو لگتا ہے یہ قلبِ انسان میں خون کم رہ گیا بلبلے بڑھ گئے

اب مجھے تم مرے حال پہ چھوڑ دو، دوستو فکرِ چارہ گری نہ کرو!
جتنی چارہ گروں نے عنایات کیں درد کے اور بھی سلسلے بڑھ گئے

حکم جب بھی جسے کوچ کا مل گیا چھوڑ کر یہ سرائے وہ رخصت ہوا
کچھ کبھری دوپہر میں روانہ ہوئے اور باقی جو تھے دن ڈھلے بڑھ گئے

آگ بھڑکے تو کیسے بجھائے کوئی جو بجھائے کو پانی میسّر نہ ہو
سینہ جلتا رہا آنکھ نم نہ ہوئی اور یوں رُوح کے آبلے بڑھ گئے

وہ مسیحا نفس، بلبلِ خوش لحن جانتا ہے وہ چارہ گری کے چلن
جب بھی اس کے لبوں نے مسیحائی کی قلبِ بیمار کے حوصلے بڑھ گئے

(صاحبزادی) اَمۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے نے فرمایا

فرماتا ہے اے مردو اور اے عورتو اُس خدا کو اپنی ڈھال بنالو جس کا نام لے کر تم دنیا میں اپنی اغراض پوری کرتے ہو اور جس کے نام کے ساتھ تم لوگوں سے رحم اور انصاف کی اپیل کرتے ہو اور کہتے ہو خدا کے واسطے یہ معاملہ یوں کرو۔ خدا کے واسطے یہ معاملہ یوں کرو۔ فرماتا ہے جب تم لوگ یہ کہتے ہو کہ خدا کے واسطے ہمارے ساتھ یوں معاملہ کرو تو تم ہماری طاقت اور قوت کا اقرار کرتے ہو۔ لیکن ہم تمہیں یہ کہتے ہیں تم جب انسانوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتے ہو تو تم کیوں اسی خدا کے پاس نہیں جاتے۔ اور اس سے براہ راست اپنا تعلق پیدا نہیں کرتے۔ جو تمام تکلیفوں کو دور کرنے والا ہے۔ کیونکہ بہرحال انسانوں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے سامنے اگر خدا تعالےٰ کا نام بھی لیا جائے تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثلاً دہریہ ہیں۔ اگر ان کے سامنے خدا تعالےٰ کا نام لیا جائے تو وہ ہنستے ہیں۔ اسی طرح بعض سنگ دل ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتے ہیں یا دشمن کی فوجیں چڑھائی کرتی ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اگر ان کے سامنے فریاد کی جائے تو کیا وہ چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہیں ڈاکہ پڑا ہو اور لوگوں نے یہ کہا ہو کہ خدا کے واسطے ہمیں چھوڑ دو اور انہوں نے چھوڑ دیا ہو۔ یا مثلاً جرمنوں اور انگریزوں کی لڑائی ہو چکی ہے۔ اس لڑائی میں کیا وہ گولیاں چلاتے تھے یا خدا کا نام سن کر اپنے دشمن کو چھوڑ دیتے تھے۔ ان کے سامنے اگر ہزار دفعہ بھی خدا کا نام لیا جاتا تو وہ چھوڑتے نہیں تھے۔ پس بیشک انسان خدا تعالےٰ کا نام لیتا ہے مگر جسطرح اسکے نام کا وہ استعمال کرتا ہے وہ غلط ہے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے آگے جھکے اور بجائے انسان سے یہ کہنے کے کہ تو خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دے وہ خدا تعالےٰ ہی سے کہے کہ اے خدا تو اپنی صفات حسنہ سے کام لے کر اور اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت سے کام لیکر مجھ پر رحم کر اور میری مشکلات کو دور فرمادے

پس یہ اللہ کے نام لینے کا غلط طریق ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا نام لے کر انسانوں سے اپیل کرتا ہے۔ حالانکہ جس سے وہ اپیل کر رہا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ دہریہ ہوتا ہے۔ بے دین ہوتا ہے۔ سنگ دل ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کے نام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ پس اصل طریق یہی ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے جائے اور اسکے سامنے اپنی مشکلات پیش کرے۔ دیکھو اس میں مرد و عورت کا یکساں حق تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ مردوں کی دعا تو سنی جاتی ہے لیکن عورتوں کی نہیں بلکہ فرماتا ہے اے مردو اور اے عورتو تم میرے نام کو اپنی ڈھال بناؤ اور اپنی ضرورتوں کے وقت مجھے اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔

آج تمام سرداریاں ختم ہو گئیں پہلے زمانے میں جو حال تھا اس کا نقشہ اس مثال سے خوب ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک چوہدری ایک مراثی کو ساتھ لے کر سفر کو جا رہا تھا۔ راستے میں سرائے میں ٹھہرا جس چارپائی پر وہ بیٹھا اسکے نیچے بارش کی وجہ سے سخت کیچڑ تھا۔ ناچار بے چارہ مراثی چوہدری کے پاس بیٹھ گیا۔ چوہدری نے اسے خوب جوتے لگائے اور کہا کہ تم ہماری برابری کرتے ہو۔ دوسری منزل پر انہیں چارپائی نہ ملی اور چوہدری کو زمین پر بیٹھنا پڑا۔ تب مراثی پھاوڑے سے زمین کھودنے لگا۔ اور قبر کی طرح ایک گڑھا بنانے لگا۔ چوہدری نے کہا یہ کیا کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا، برابر کیسے بیٹھوں اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ اور کئی ادنیٰ اقوام کسے ڈپٹی ہیں اہل غرض سید، مغل، پٹھان مغل سلام کرنے ان کے دروازے پر جاتے ہیں۔ اب وہ معزز اور بڑا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک ایمان لانے والا اور متقی ہے۔ اس زمانے میں یاد رکھو کہ اب تم بھی گھروں میں بیٹھ کر حکومت نہیں کر سکو گی۔ وہ راج کا زمانہ چلا گیا۔ ساری بڑائیوں کو مٹا کر خدا تعالےٰ اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہے۔ فیصلۂ قرآن کے مطابق آج وہ بڑھایا جائے گا۔ جو نیک ہو۔ (تم میں سے زیادہ مکرم وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ متقی ہے) کے مطابق متقی عالم ہوتا ہے۔

ابوطاہر فارانی

حضرت سید علی ہجویریؒ

المعروف بہ داتا گنج بخش

مبارک علی نام۔ ابوالحسن کنیت۔ والد کا نام عثمان اور دادا کا نام علی بن عبدالرحمان حسنی سید تھے۔ نو واسطوں سے سلسلۂ نسب امام حسن رضی سے جا ملتا ہے۔ یعنی

علی ہجویری بن عثمان جلابی۔ بن سید علی بن عبدالرحمان۔ بن شاہ شجاع۔ بن ابوالحسن بن حسین اصغر۔ بن سید بن حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

تاریخ ولادت محفوظ نہیں۔ وصال ۴۶۵ھ میں فرمایا۔ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ ۷۰ برس اس دار فانی میں رہے۔ اس طرح ولادت ۳۹۵ھ میں متعین ہوئی ہے۔ یہ دور تاریخ غزنہ کا تھا۔ سلطان محمود غزنوی سریر آرائے سلطنت تھا۔ آل سادات کے حالات بگڑنے پر آپ کا خاندان امن و سکون کی تلاش میں غزنی میں آباد ہوا اور بہت جلد اپنے اتقاء، طہارت اور دینداری کے باعث لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا۔ غزنی کے نواح میں ہجویر اور جلاب نامی دو بستیاں تھیں جلاب آپ کا ننھیال ہے اور ہجویر آپ کی جائے ولادت۔ اسی باعث بعض مؤرخین نے آپ کے نام کے ساتھ ہجویری کی بجائے جلابی بھی لکھا ہے۔

لاہور میں ورود

"کشف الاسرار" کے مطابق آپ ۴۳۱ھ میں لاہور میں وارد ہوئے۔ اس وقت آپ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ کلام علوم ظاہری و باطنی اور دیگر متعدد علوم میں کمال حاصل کر چکے تھے۔ مرشد سے لاہور جانے کا حکم ملا تو عرض کیا۔

"وہاں تو میرے پیر بھائی حضرت سید فخر الدین زنجانی پہلے ہی اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ دین متین میں مصروف ہیں۔"

اس کے باوجود مرشد (الشیخ الفضل بن الحسن جنیدی) نے فرمایا۔

"تم بلا توقف چلے جاؤ۔"

فوراً سر تسلیم خم کیا۔ لاہور پہنچ کر شہر کے باہر ایک سرائے میں قیام کیا۔ صبح سویرے شہر میں داخل ہوئے تو ایک جنازہ دیکھا۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت حسین زنجانی کا جنازہ ہے۔ حکمت الٰہی اور ارشاد مرشد کے نہاں در نہاں رموز و اسرار پر دم بخود رہ گئے۔

لاہور میں آپ نے اس جگہ قیام فرمایا جہاں آج کل آپ کا مزار ہے۔ آپ نے جلد ہی ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور طالب علموں کا ایک گروہ آپ کے حلقۂ درس میں داخل ہو گیا۔ آپ کی پاکیزہ زندگی نے روحوں کو آپ کی طرف کھینچا۔ اور کلام نے دماغوں اور دلوں کو۔ القصہ جو کام تیر و تفنگ سے ممکن نہ تھا۔ اسے ایک مرد قلندر نے حال و قال سے یوں پروان چڑھایا کہ جلد ہی بے علمی کی کدورتیں چھٹنے لگیں۔ جہالت کی تاریکیاں کافور ہونے لگیں اور کفر کی جبین آستانۂ اسلام کی دہلیز پر جھکنے لگی۔ ان ہزارہا بندگانِ خدا میں جو آپ کے دست حق پرست پر حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ سب سے پہلے کلمۂ توحید پڑھنے والا شخص راجو نامی تھا جو ان دنوں لاہور کا نائب گورنر تھا۔ آپ نے اسے اسلام کی نعمت غیر مترقبہ سے سرفراز کرنے کے ساتھ ہی شیخ ہندی کا لقب عطا فرمایا۔

اس وقت سے آج تک اس کی اولاد آپ کی درگاہ کی متولی چلی آرہی ہے۔ آپ قریباً ۳۴ برس تک یہاں مصروف اعلائے کلمۃ الحق رہے۔ روایت ہے حضرت معین الدین چشتی نے اکتساب فیوض و برکات کے بعد جانے سے قبل آپ کی پائنتی کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

تو اسی وقت سے آپ کا عرف "گنج بخش" زبان زد خلائق ہو گیا۔ مگر "کشف الاسرار" سے یہ ثابت ہے کہ مخلوق خدا آپ کی زندگی میں بھی اسی لقب سے پکارتی تھی۔ اسی لئے آپ کو اپنی تصنیف میں یہ تحریر فرمانا پڑا کہ۔

"لوگ مجھے گنج بخش کے نام سے پکارتے ہیں حالانکہ میں نادار ہوں۔"

"کشف المحجوب" سے آپ کی ان تصانیف کا سراغ ملتا ہے:۔

کشف المحجوب۔ دیوان۔ منہاج الدین۔ کتاب الصنعا۔ اسرار الفرق والمودخات۔ کتاب بیان الاہل العیان۔ بحر القلوب۔ الرعایت حقوق اللہ اور کشف الاسرار۔

"کشف المحجوب" کے متعلق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کہتے ہیں:۔

"جس کا کوئی مرشد نہ ہو وہ کشف المحجوب کا مطالعہ کرے، یہ کتاب اس کے لئے پیر طریقت بن جائے گی۔"

تلاوت کلام پاک آپ کی مرغوب ترین غذا تھی۔ تلاوت کے آداب کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"قرآن کریم کا تعلق براہ راست دل سے ہونا چاہیئے کہ انسان کو ایسا محسوس ہو کہ جیسے اپنے پیارے خدا سے ہمکنار ہے۔"

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

یہ تصویر سیرالیون میں اس قطعہ زمین کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہمیش کے لئے احمدیہ جماعت کی ملکیت بن چکا ہے۔ اسے دنیا کے کوئی حوادث دنیا کی کوئی تبدیلی احمدیہ جماعت سے واپس نہیں لے سکتی اس لئے کہ اس قطعہ زمین میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی ابدی نیند سو رہے ہیں۔ وہ پہلے غانا میں مربی تھے اور پھر انہیں سیرالیون میں مشن قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ ان کی صحت شروع ہی سے قابل رشک نہیں تھی۔ ایک آدھ دفعہ پاکستان آئے تو اس وقت بھی وہ سخت بیمار اور کمزور تھے۔ لیکن ان کی خواہش تھی کہ وہ واپس سیرالیون جائیں چنانچہ حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے انہیں اجازت دے دی وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی کا آخری سانس سیرالیون ہی میں لوں۔ اور مجھے سیرالیون ہی میں دفن کیا جائے۔ تا کہ جس قطعۂ زمین میں میں دفن کیا جاؤں کم از کم وہ قطعۂ زمین تو احمدیہ جماعت کا مستقل طور پر ہو جائے اور اسے پھر کوئی واپس نہیں لے سکے گا۔ صحت کی کمزوری کے باوجود وہ صحرائی سفر طے کر کے سیرالیون پہنچے دعوت الی اللہ کا انہیں اتنا شوق تھا کہ جب وہ قادیان واپس تشریف لائے تھے تو حضرت فضل عمر نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ ہمارا شکاری آتا ہے۔ صحرائی سفر کے دوران انہوں نے اپنی بلند کرداری کے جو اثرات چھوڑے ان کا کسی پہلی تقریر کے سلسلے میں ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی ایک جگہ جب ہمارا قافلہ نائیجیریا جاتے ہوئے رکا اور ہم اپنے سامان کے ساتھ سڑک پر ہی بیٹھے تھے تو کسی شخص نے آ کر کہا کہ اس کا آقا ہمیں بلاتا ہے۔ ہم نے معذرت کرنا چاہی کہ ہم تو یہاں کسی کو نہیں جانتے تو اس نے بتایا کہ آپ ہی کی شکل و صورت اور آپ ہی کے لباس جیسے لباس میں ملبوس ایک شخص یہاں سے گزرے تھے اور وہ چند روز میرے آقا کے مہمان رہے تھے۔ آج جب میرے آقا کو پتہ چلا کہ آپ یہاں سڑک پر بیٹھے ہیں تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ کو اپنے گھر بطور مہمان بلایا جائے چنانچہ ہم ان کے گھر چلے گئے اور جتنا قیام اس بستی میں کرنا تھا انہی کے گھر میں کیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گھر کے مالک نے دل کھول کر ہماری خاطر و مدارات کی۔

حضرت مولانا علی جب صحرا کا سفر کر رہے تھے تو ان کے ساتھ ہی مربیوں کا ایک قافلہ تھا وہ سب مربی نوجوان تھے فجر کی نماز کے بعد مولانا موصوف انہیں فرماتے کہ پہلے آپ یہاں کے دوستوں سے ملاقات کریں اور پھر آ کر ناشتہ کی طرف توجہ دیں۔ تا کہ وہاں سے گم نامی میں نہ گزر جائیں بلکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ ایک ایسا قافلہ اس راہ سے گزر رہا ہے چنانچہ یہ نوجوان مربی بستی میں گھوم کے دوستوں سے ملاقات کرتے تھے اور پھر واپس آ کر ناشتہ کا اہتمام کرتے تھے۔ سیرالیون کا مشن قائم کرنے کے کچھ دیر بعد آپ کو سارے مغربی افریقہ کا رئیس المربیین مقرر کیا گیا تو آپ نے مجھ سے اس سلسلے میں خط و کتابت کی میں ان دنوں نائیجیریا کا مربی انچارج تھا۔ آپ نے مجھے لکھا کہ اگر حالات اجازت دیں تو میں کوئی ٹیوشن رکھ لوں اور میرے ساتھی مربی کپڑا یا کوئی اور چیز پھیری لگا کر بیچیں تا کہ مشن کے اخراجات حاصل کئے جا سکیں۔ میں نے سنا ہے کہ اگرچہ اس وقت انہیں بہت کم الاؤنس ملتا تھا اس کے باوجود انہوں نے ایک اور مربی کو سیرالیون بلانے کے لئے یہ پیش کش کی کہ وہ اپنا نصف الاؤنس اس مربی کو دیا کریں گے اور نصف خود رکھیں گے۔ چنانچہ مرکز نے انہیں ایک اور مربی دے دیا۔ وہ تھے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ سیرالیون میں دوروں کے دوران جب کوئی مشکل راستہ طے کرنا ہوتا تھا تو حضرت مولانا علی مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے تھے اور وہ راستہ طے کرتے تھے۔

تعلیم کا آپ کو اتنا شوق تھا کہ آپ نے حالات ناسازگار ہونے کے باوجود روکوپر میں پہلا پرائمری سکول کھول دیا جس کے بعد آہستہ آہستہ مزید سکول کھلنے لگے۔ چنانچہ اس وقت سیرالیون میں ایک سو کے قریب احمدیہ پرائمری سکول اچھی روایات کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور چونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیکنڈری سکول بھی کھلوا دیئے وہ اب بیس کے قریب ہیں گویا کہ جو تعلیم کا پودا حضرت مولانا علی نے سیرالیون میں لگایا تھا وہ اتنا بارآور ہوا ہے کہ کسی اور ملک میں ہمارے اتنے پرائمری اور سیکنڈری سکول نہیں۔ اس تصویر میں سیرالیون کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے متعدد احمدی حضرات موجود ہیں۔ جب میں ۱۹۷۶ء میں ایک ڈیڑھ ماہ کے لئے سیرالیون گیا تھا تو یہ سب دوست ایک میٹنگ کے لئے بو میں جمع ہوئے تھے اور یہ مزار بو سے تھوڑے سے ہی فاصلے پر ہے۔ چنانچہ جماعت کے عمائدین نے فیصلہ کیا کہ سب مل کر ایک دن حضرت مولانا علی کے مزار پر جا کر دعا کریں۔ یہ اسی موقعے کی تصویر ہے۔ سب دوست مزار کے دائیں بائیں کھڑے ہیں اور نہایت رنجیدگی کے ساتھ اس بات پر غور کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ اس شخص نے اپنی زندگی قربان کر کے ہم سب کو یہ سبق دیا ہے کہ خدمت دین سے بڑھ کر اور کوئی خدمت نہیں۔ پیرا مونٹ چیف این۔ کے گمانگا اور پا رحیم سی مقامی عمائدین میں سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ پیرا مونٹ چیف موصوف ایک لمبے عرصے تک سیرالیون کی احمدیہ جماعت کے صدر رہے۔ اور چونکہ وہ اس دوران سیرالیون کی حکومت کی کارپوریشن کے چیئرمین بھی تھے۔ اس لئے ان کا اثر و رسوخ بھی بہت زیادہ تھا۔ وہ مختلف ممالک کے دورے بھی کرتے تھے اور اس طرح جہاں بھی جاتے وہاں نہ صرف حکومت کے حکام سے ملتے بلکہ احمدیہ جماعت سے بھی تعارف پیدا کرتے۔

پا رحیم سی بہت پرانے احمدی تھے۔ مولانا علی کو ابتداء میں جو ساتھی ملے ان میں سے پا رحیم سی بھی تھے۔ انہوں نے ایک خاصا بڑا قطعۂ زمین بیت الاحمدیہ کے لئے ہبہ کیا اور ان کی سب سے نمایاں خصوصیت جو عام طور پر بیان کی جاتی تھی یہ تھی کہ جب یہ احمدیت میں داخل ہوئے تو ان کے گھر میں بیس بیویاں موجود تھیں۔ مولانا علی نے انہیں بتایا کہ وہ صرف چار بیویاں رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات سنتے ہی انہوں نے ایک ایک کر کے اپنی سولہ بیویوں کو تحفے کے طور پر کچھ رقم دے کر رخصت کر دیا۔ اور صرف چار بیویاں اپنے پاس رکھیں۔ اور یہ بات بھی خاصی دلچسپ ہے کہ جب انہوں نے اپنی بیویوں کو اپنی زوجیت سے فارغ کیا تو سب سے زیادہ عمر کی بیویاں رکھ لیں اور ان کے بعد ۱۶ جو قدرے نوجوان تھیں یا جوان تھیں ان کو فارغ کر دیا۔

پاکستانی مربیوں اور اساتذہ کے ساتھ ان کے اتنے گہرے اور برادرانہ مراسم تھے کہ یہ تمام گھروں میں باپ کی طرح آیا جایا کرتے تھے اور جب بھی کسی دوسرے علاقے سے کوئی مربی ہو جاتا یہ خاص طور پر اس کے لئے کھانا پکوا کر لاتے۔ انہیں کبھی یہ محسوس نہیں ہوا تھا۔ اور یہی حقیقی اخوت کی دلیل ہے کہ ان میں اور پاکستانی مربیوں یا اساتذہ میں کسی قسم کا کوئی فرق ہے۔ سب کو اپنا بھائی سمجھتے تھے اور سب کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لمبی عمر عطا کی اور وہ تقریباً ایک سو سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

پاکستانی مربیوں میں سے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر اور مولانا غلام نبی صاحب ملک نظر آتے ہیں۔ پاکستانی اساتذہ میں سے مکرم انور حسن صاحب جو ایک لمبے عرصے تک وہاں پرنسپل رہے تھے۔ اور جن کی ہمدردی اور محبت جماعت میں زبان زد عام تھی۔ جنہوں نے اپنے سکول کے بچوں کو ہمیشہ اپنی اولاد سمجھا اور اپنی اولاد ہی کی طرح ان کی تربیت کی۔ کسی دوسرے پاکستانی استاد سے مقابلہ اس وقت مقصود نہیں ہے۔ چونکہ ذکر انور حسن صاحب کا ہو رہا ہے اس لئے ان کی خوبیاں بیان کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح ایک اور پاکستانی استاد عبدالسلام صاحب ظافر بھی نظر آتے ہیں۔ ہمارے ہر جلسہ سالانہ پر مکرم عبدالسلام صاحب ظافر عربی زبان میں تقریر کیا کرتے تھے۔ ظافر صاحب نے سیکنڈری سکولوں کے ویسٹ افریقن سکولز سرٹیفکیٹ کے عربی اور دینیات کے سلیبس کا ایک نہایت جامع حل تحریر کیا تھا جو تمام سکولوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ ممکن ہے اب تک کتابی صورت میں شائع بھی ہو گیا ہو۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک اسے سائیکلو سٹائل کر کے تمام سکولوں کو مہیا کیا جاتا تھا۔

مربیوں میں سے ایک اور مربی بھی نظر آتے ہیں۔ وہ ہیں مولوی عبدالعزیز صاحب ونیس۔ ونیس صاحب کی خصوصیت جس کا خاص طور پر مجھے تجربہ ہوا وہ یہ تھا کہ آپ دوستانہ مراسم پیدا کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ جس سے ملے وہ ان کا دوست بن گیا۔ اور دوستی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو قریب سے قریب تر لے آتی ہے۔ جب کوئی شخص مربی کے قریب ہوتا ہے تو وہ یقیناً مشن کے بھی قریب ہو جاتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ جماعت کے افراد کے قریب ہو جاتا ہے۔ مقامی اساتذہ میں سے مسٹر اے بی کمارا فری ٹاؤن احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل بھی موجود ہیں۔ انہیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پاکستان آنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی۔ پیرا مونٹ چیف گمانگا صاحب کے متعلق ایک بات میں خاص طور پر مختصر طور پر بیان کرنا چاہتا

باقی صک پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نشہ کی روک تھام

مانٹریال میں چودھویں عالمی تھراپیوٹک کمیونٹی کانفرنس ۲۳ ستمبر سے ۲۷ ستمبر تک منعقد کی گئی۔ اس کے صدر مسٹر پیڈ وے موس VAMOS ہیں۔ جنہوں نے بتایا کہ اس کانفرنس میں پچاس ممالک سے تین ہزار نمائندے شامل ہوئے اور اس موقعہ پر منشیات اور معاشرے سے متعلق متعدد مضامین زیر بحث آئے۔

منشیات کے سلسلے میں سائنس نے جو ترقی کی ہے اس کا ذکر بھی ہوا۔ اور منشیات کے عادی لوگوں کے علاج کا اور لوگوں کو منشیات سے محفوظ رکھنے کا بھی۔ اس بات پر بھی مقالے پڑھے گئے کہ منشیات سے معاشرے کو کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں اور ان سے کس طرح بچنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ مسٹر وے موس نے بتایا کہ مختلف امور کے ماہرین جن کا تعلق منشیات کی سائنس یا معاشرے پر منشیات کے اثرات سے ہے نے مانٹریال میں جمع ہو کر اپنے تجربات ایک دوسرے کو بتائے۔ جس سے امید ہے کہ عالمی طور پر خاصا فائدہ ہوگا۔ اس کانفرنس کا عنوان "منشیات اور معاشرہ سال ۲۰۰۰" رکھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ ہم سائنس والوں کو عوامی حکام کو اور عوام الناس کو باہم ایک دوسرے کے قریب لا کر اس بات کو آسان بنانے کی کوشش کریں گے کہ منشیات کی عادت روکنے کے لئے کیا کیا جائے اور اگر کوئی شخص منشیات کا عادی ہو جائے تو اس کے علاج کے لیے کیا کیا سہولیات بہم پہنچائی جائیں۔

انہوں نے کہا کہ منشیات کے سلسلے میں ایک بہت بڑی مشکل جواب تک پیش آتی رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ منشیات کے سائنسدان اور عام شہری ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکے۔ شہریوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ نشے کی عادت پڑنے سے پہلے کس طرح لوگوں کو اس بات کی تلقین کی جائے کہ وہ نشہ نہ کریں اور جب کسی کو نشے کی عادت پڑ جائے تو اس کے علاج کے لیے کہاں جایا جا سکتا ہے مسٹر وے موس نے کہا کہ منشیات کی عادت ایک مسئلہ بن چکی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اب یہ بالکل قابو سے باہر ہو گئی ہے۔ اور ایسا کسی ایک ملک میں نہیں۔ بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں یہی کیفیت ہے۔ بعض ممالک میں تو پیداوار کا سب سے زیادہ حصہ منشیات ہی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ جس پر روپیہ بھی خاصا خرچ ہوتا ہے اور جس کے لیے جانیں بھی بہت سی ضائع ہوتی ہیں۔ مشرقی یورپ میں تو یوں لگتا ہے کہ منشیات نے انتقام کی صورت اختیار کر لی ہے۔ مشرقی یورپ میں چونکہ سرکاری سنسرشپ ختم کر دیا گیا ہے اس لیئے یہ مسئلہ زیادہ سامنے آنے لگا ہے۔ چونکہ سرحدوں کی بھی اتنی سختی سے نگرانی نہیں رہی اس لیئے بھی نشہ آور ادویات ایک ملک سے دوسرے ملک میں آسانی سے جانے لگی ہیں۔ نیشنل اکیڈمی آف سائنسز کی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں دو کروڑ انسان ایسے ہیں جو منشیات سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اور یہ مسئلہ ببانگ دہل پکار رہا ہے کہ کچھ علاج کیجئے۔ ان منشیات کی اشیاء میں سے بعض چیزیں تو قانونی طور پر جائز قرار دی گئی ہیں مثلاً نکوٹین اور الکوحل اور بعض ناجائز مثلاً کوکین اور ہیروئن۔

انہوں نے مزید کہا کہ منشیات کے سلسلے میں سب سے زیادہ کام اس صورت میں ہوا ہے کہ نشہ کی عادت پڑنے سے پہلے انسان کو روکا جائے اور جس کے لیئے سب سے ضروری عنصر واقفیت ہے یعنی جتنی جتنی منشیات اور ان کے نقصانات سے واقفیت بڑھ رہی ہے۔ اتنی اتنی ہی نشے سے پرہیز میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ جو باتیں جو منشیات کی طرف مائل کرتی ہیں ان میں سے بعض ثقافتی ہیں اور بعض معاشرتی۔ جو معاشرہ ٹوٹ پھوٹ رہا ہو اور جس کی ثقافتی اقدار کمزور ہو رہی ہوں وہاں منشیات کا داخل ہو جانا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر کئی پروگرام سامنے لائے گئے۔ جن کی آہستہ آہستہ ساری دنیا میں تشہیر کی جلئے گی۔ نیشنل اکیڈیمی آف سائنسز نے یہ بھی تجویز کیا ہوا ہے کہ کمپیوٹر کے ذریعے انسانی دماغ کا معائنہ کروانا چاہیئے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ کسی کے دماغ میں کیا خرابیاں ہیں یا خامیاں ہیں۔ یا بیماریاں ہیں جن کی وجہ سے وہ نشے کی طرف مائل ہوا ہے۔

مہاجرین

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک کروڑ اسی لاکھ مہاجر دنیا کے مختلف حصوں میں نہایت مشکل زندگی گذار رہے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر افغانستان، حبشہ اور صومالیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ان علاقوں کے لوگ مہاجر ہیں۔ کردوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگرچہ وہ واپس اپنے گھروں کو آرہے ہیں۔ لیکن بہت کم تعداد میں۔ ان کی بھی ایک بہت بڑی تعداد مہاجرین میں شامل ہے۔ اور تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس سے قبل تاریخ کے کسی دور میں اتنے زیادہ لوگ اپنے گھروں سے بھاگ کر مہاجرین میں شامل نہیں ہوئے۔ صداقو اگاتا جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی رکن تھیں اور گذشتہ فروری سے مہاجرین کی ہائی کمشنر بھی ہیں نے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں مہاجرین کی تعداد کم ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اب مہاجرین کی قسم ہی بدل گئی ہے پہلے وہ شہری مہاجرین بنا کرتے تھے جو اپنے ملک میں حکومت یا کسی اور وجہ سے اپنا ملک چھوڑنا چاہتے ہوں۔ اب بہت سے لوگ ایسے ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا کر پناہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح مہاجرین کی تعداد میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ اس قسم کے تمام لوگوں کو شامل کر کے کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت ۳ کروڑ افراد مہاجر ہیں اور دنیا کا کوئی ایسا حصہ نہیں جہاں یہ لوگ موجود نہ ہوں۔ اب جب کہ کمیونزم کا نظام ٹوٹ پھوٹ چکا ہے اور وہاں پر اقتصادی مشکلات بھی بڑھ رہی ہیں۔ اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ بہت سے مزید افراد مہاجر بن جائیں گے۔ مسز صداقو نے یہ بھی کہا کہ وہ اس بات کے پیش نظر مشرقی یورپ میں تعلیم کے پروگرام جاری کرنا چاہتی ہیں تاکہ اسی ذریعے سے لوگ اپنے اپنے گھروں میں ٹھہرے رہیں۔ اور انہیں زیادہ بہتر طور پر یہ بات نظر آسکے کہ وہ اپنے وطن میں بھی روزی کما سکتے ہیں۔ اور ایک اچھی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

چینی وفد

چینی وفد کے لیڈر نے گذشتہ روز کہا کہ ان کا دورہ پاکستان دونوں ممالک کے تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے میں کام آئے گا۔ مسٹر سانگ ین نے اس بات کا ذکر کیا کہ ان دونوں ملکوں کے آپس میں بہت اچھے تعلقات ہیں اور امید ہے کہ ہمارے اس دورے کے نتیجے میں تعلقات مزید بہتر ہو جائیں گے۔ وہ کمیونسٹ پارٹی اور چینی لوگوں کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام لائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یہاں کے اعلیٰ حکام سے اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر سے ملاقات کا موقعہ ملا ہے۔ ہمارے دونوں ملک پہلے ہی سے ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں اور دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ بہتر ہوتے رہیں گے۔ دونوں حکومتوں نے نہایت صحیح اقدام کے ذریعے تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ وفد پاکستان مسلم لیگ کی دعوت پر پاکستان آیا تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۵۴ میں

نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ۹/۲ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۴ تولہ مالیتی ۱۴۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم

محترم شیخ عبدالقادر اپنی تصنیف سیرۃ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں۔

"قریش نے جب دیکھا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تبلیغ سے روکنے کے لئے ہماری کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی تو تمام قبائل نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ جس جس قبیلہ سے کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے۔ وہ قبیلہ اپنے آدمی کو ہر ممکن طریق سے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرے اور اس طرح سے جب تمام مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اپنے آبائی دین پر آجائیں گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اکیلا رہ جائے گا اور اس کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوں گی۔ چنانچہ ہر ایک قبیلہ نے اس فیصلے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور مسلمانوں کے لئے ایک اور مصیبت کا باب کھل گیا قریش میں سے حضرت عثمان کو رسیوں میں جکڑ کر پیٹا گیا۔ حضرت زبیر بن العوام کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کے ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کو صحن کعبہ میں مار مار کر ہلکان کر دیا گیا۔ حضرت ابوذر غفاری کو اس قدر مارا گیا کہ اگر عباس بن عبدالمطلب عین موقعہ پر پہنچ کر نہ چھڑاتے تو قریب تھا کہ ان کی جان نکل جاتی۔ غلاموں میں سے حضرت بلال بن رباح کو مکہ کے تپتے ہوئے پتھریلے میدان میں لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ کر ایذا دی جاتی اور اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ لبینہ اور زنیرہ کی داستان مصائب بھی کچھ کم روح فرسا نہیں۔ حضرت صہیب بن سنان رومی اور حضرت خباب بن الارط بھی گو اب غلام نہ تھے مگر انہیں بھی اس قدر ایذا دی گئی کہ الاماں۔ حضرت عمار کو بمع ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کے اس قدر دکھ دیا گیا کہ ان کا حال پڑھ کر روح کانپنے لگ جاتی ہے۔ غرض یہ تو نمونۃً مسلمانوں کا حال تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جن کی پشت پر بنو ہاشم اور بنو مطلب کی حمایت کا سہارا تھا۔ قریش کی چھیڑ چھاڑ اور طعن و تشنیع سے محفوظ نہ تھے۔ انہی ایام کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ جب حج کا موسم قریب آگیا تو قریش کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ عرب کے مختلف اطراف سے لوگ آئیں گے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بابت ہم سے سوال کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کے متضاد جوابات دے کر ان کے شبہ کو اور قوی کر دیں۔ لہذا ہمیں آپس میں مشورہ کر کے کوئی ایک جواب سوچنا چاہیئے اس غرض کے لئے وہ ولید بن مغیرہ کے مکان پر جمع ہوئے ایک شخص بولا کہ یہ تو بالکل معمولی بات ہے۔ ہم کہیں گے یہ کاہن ہے اور کاہنوں کی سی باتیں کر کے اس نے چند قریش اور کچھ غلاموں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ ولید نے کہا یہ تمہاری بات کون تسلیم کرے گا کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو کاہنوں کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ دوسرے نے کہا اچھا ہم مجنوں کہہ دیں گے۔ ولید بولا مجنوں تم اسے کیسے کہہ سکتے ہو۔ نہ اس میں اضطراب ہے نہ وحشت ہے۔ اور نہ وسوسہ اور یہی تینوں علامتیں ہیں جن کی وجہ سے ایک شخص کو مجنون کہا جاسکتا ہے۔ تیسرا بولا کہ اگر ہم شاعر کہہ دیں تو کیا اس کی جادو بیانی اور مؤثر کلام کی وجہ سے لوگ ہماری بات کو مان نہیں گے۔ ولید نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ ایک شاعر کے کلام میں مختلف اوزان رجز ہزج مبسوط اور مقبوض وغیرہ کا ہونا ضروری ہے؟ اور یہ اوزان اس کے کلام میں نہیں ہیں چوتھے نے کہا اگر ہم اسے ساحر کہہ کر پیش کریں۔ تو کیا لوگ تسلیم نہیں کریں گے۔ ولید نے بہت حیرت زدہ ہو کر جواب دیا کہ اس معاملہ میں میں خود حیران ہوں جو بات سوچتا ہوں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وہ چسپاں ہوتی نظر نہیں آتی۔ ساحر والی بات قدرے موزوں نظر آتی ہے۔ اسی پر غور کر لو۔ غرض قریش کے باہمی اتفاق سے یہ فیصلہ ہوا کہ مکہ کے تمام مرد و زن بچوں بوڑھوں اور جوانوں میں یہ بات مشہور کر دی جائے کہ وہ آج سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ساحر کہنا شروع کر دیں چنانچہ اہل مکہ میں یہ بات مشہور کر دی گئی۔ اور انہوں نے ایسا زور شور سے اس کا پراپیگنڈہ کیا کہ چند ہی دنوں میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی برپا ہوگیا۔

قریش نے پھر اس پر بس نہیں کی بلکہ عملاً بھی دکھ دینا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ کسی شخص نے ایک نہایت ہی گندی اور بدبودار چیز آپؐ کے گھر میں پھینک دی۔ آپؐ نے اسے باہر پھینک کر صرف اتنا فرمایا کہ اے بنو عبد مناف تم نے اچھا یہ ہمسائیگی کا حق ادا کیا۔ ان ایام میں قریش آپؐ کی مخالفت میں بالکل اندھے ہو رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بجائے مذمم یعنی بدنام اور مذمت شدہ کہہ کر پکارتے تھے۔ مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میرا نام تو محمد ہے اور جو محمد ہو وہ مذمم کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک دفعہ آپؐ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن معیط نے آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے بھینچا کہ آپؐ کا دم رکنے لگا۔ مگر اتفاق سے حضرت ابوبکرؓ کو اس بات کا علم ہوا۔ آپ فوراً دوڑ کر موقعہ پر پہنچ گئے اور آپؐ کو اس بدبخت کے شر سے بچا لیا۔ اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا۔ اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ یعنی کیا تم اس شخص کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

بقیہ: صہ۳ سے آگے

اقوال و ارشادات

ایک جگہ شعر کی تعریف یوں فرماتے ہیں:۔

"شعر سے مراد ایسا شعر ہے، جو حکمت ہو۔ ایسے اشعار سننے حرام ہیں جن میں جھوٹ فحاشی اور دوسروں کی برائی۔ اور کلمات کفر کہے گئے ہوں۔ البتہ ایسے اشعار سننا مستحسن ہے جن میں حکمت۔ پند و نصائح آیات الٰہی اور مشاہداتِ رب کریم بیان کئے گئے ہوں۔"

حرف آخر

آپ کے ذکر خیر کو آپ کے پُر حکمت کلمات پر ہی ختم کرنا مستحسن ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

- پیغمبر اولیاء سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ ولائت کی انتہا، نبوت کی ابتدا ہے
- تمام نبی لازماً ولی ہوتے ہیں مگر اولیاء میں سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا
- اللہ تعالیٰ کے خاص بندے خاص فرشتوں سے افضل ہیں۔ اور عام بندے عام فرشتوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

- ہر شخص کی قیمت معرفت الٰہی سے ہے جسے معرفت الٰہی حاصل نہیں اس کی کوئی قیمت نہیں۔
- عبادت کی پہلی شرط طہارت ہے اور حقیقت کی راہ میں سالک کی پہلی منزل توبہ ہے۔
- شائستگی ایمان کا جزو ہے اور اس کا اصل مفہوم صفاتِ حمیدہ کا حصول ہے۔
- زمانے کی آفتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "صلاح اور فقر" کے مدعی جہالت کے سبب علم کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔
- عمل اخلاص کے بغیر بے کار ہے۔
- خدا شکستہ دلوں میں پایا جاتا ہے۔
- خوف حق سے آنکھوں سے آنسو بہیں تو روح کی کدورت دھل جاتی ہے۔
- محبت ایک کیفیت حال ہے اور حال کبھی قال نہیں ہوتا ہے۔
- اولاد کے لئے والدین قبلہ ہیں
- بوڑھوں کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں کا پاس خاطر کریں۔ کیونکہ ان کے گناہ بہت کم ہیں اور جوانوں کو چاہیئے کہ بوڑھوں کا احترام کریں کیونکہ وہ ان سے زیادہ عابد تجربہ کار ہیں۔

(ہفت روزہ لاہور ۳۱ اگست ۹۱ء)

آپ کا خط ملا

مکرم ارشاد علی صاحب لاہور کینٹ

آپ کا خط تو مل گیا ہے لیکن اس پر پتہ درج نہیں ہے۔ اس لئے جواب نہیں دیا جاسکتا۔ کیا آپ اپنا یہ خط الفضل میں شائع کروانا چاہتے ہیں امید ہے جلد اس بارے میں اطلاع دیں گے۔

مکرم نذر محمد نذیر گولیکی۔ ربوہ سے لکھتے ہیں:۔

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ الفضل کا تقریباً ایک ایک لفظ نہ صرف خود پڑھتا ہوں۔ بلکہ بچے بھی پڑھتے ہیں۔ اس کے باوجود تین روز قبل مجھے خواب میں الفضل کا ایک پرچہ دکھایا گیا۔ اور تحریک کی گئی کہ کونوں اور حاشیوں کے ساتھ جو چھوٹے چھوٹے قطعات حضرت اقدس اور امام اول۔ ثانی ثالث اور رابع کے لکھے جاتے ہیں ان کو بھی نظر میں رکھوں۔

بیدار ہونے پر بہت غور کیا۔ مجھے یہ

باقی صہ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم محمد صدیق صاحب کین آفیسر بشیر آباد (سندھ) دائیں گردے کی خرابی کی وجہ سے علیل ہیں اور حیدر آباد میں زیرِ علاج ہیں۔

○ محترمہ حفیظہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد صاحب وہاڑی کی رسولی کا اپریشن بہاولپور میں متوقع ہے۔ موصوفہ کو کمزوری بہت ہے۔

○ محترمہ فضیلت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالقادر خان صاحب راج گڑھ لاہور کی آنکھ کا اپریشن ۵ اکتوبر کو ہو رہا ہے

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: عزیزم محمد شفیق عمران ابن مکرم محمد لطیف قریشی صاحب آف الکیمسٹس گولبازار ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ کنول صبا بنت مکرم بشیر احمد شاہد صاحب دارالصدر غربی ربوہ بعوض مبلغ اکیاون ہزار روپیہ (-/۵۱۰۰۰) حق مہر مورخہ ۲۲ر ستمبر ۹۱ء کو بعد از نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔

○ عزیزہ روبینہ بٹ بنت مکرم محمد صدیق بٹ صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح عزیزم مسعود احمد بٹ صاحب ابن مکرم منظور احمد بٹ صاحب آف جرمنی کے ہمراہ بعوض اسی ہزار روپیہ حق مہر مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے مورخہ ۱۲ر ستمبر ۹۱ء بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت المہدی میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن وکالت علیا کی ہمشیرہ عزیزہ نعیمہ مرزا بنت مکرم مرزا لطیف احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۱ر ستمبر کو عمل میں آئی۔ چند ماہ قبل عزیزہ کا نکاح مکرم سلیم احمد بٹ صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب بٹ دارالرحمت غربی کے ہمراہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں پڑھا تھا۔

مورخہ ۲۱ر ستمبر کو بارات دارالرحمت غربی سے کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں پہنچی اور تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس شادی کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت: مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ر مئی ۱۹۹۱ء کو دوسری بچی سے نوازا ہے۔ بچی حضور کی بابرکت تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام فرزانہ شوکت عطا فرمایا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری خوشی محمد شاکر ایم اے مربی سلسلہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کو مورخہ ۲۲ر ستمبر ۹۱ء کو چھٹا بیٹا عطا فرمایا ہے جو خدا کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام جاوید احمد عطا فرمایا ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کانپوری ساکن کراچی ۱۰ر ستمبر کو اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ جنازہ ۱۱ر ستمبر کو ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف اپنے حلقہ کے سیکرٹری وصایا تھے۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

قرارداد تعزیت: مکرم مبشر احمد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ موصوف محترم چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ کے پوتے اور مکرم نذیر احمد صاحب خادم سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم منیر احمد صاحب بسمل مربی سلسلہ کے بھتیجے تھے۔ وہ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر صاحب (ضلع نوابشاہ) کی مجلس کے قائد تھے۔ تین ماہ قبل نقل مکانی کر کے ۱۸۴/7-R آئے تو اپنی بے لوث خدمت سے اہلِ گاؤں اور علاقہ کے لوگوں کے دل جیت لئے۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۸۴/7-R ضلع بہاولنگر نے ایک قرارداد کے ذریعہ موصوف کے والدین اور دیگر اعزہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی ہے۔

گمشدگی رسید بک

لجنہ پاکستان کے دفتر کی رسید بک نمبر ۳۳۵، نمبر ۳۳۹ اور نمبر ۳۴۰ لاہور سے ربوہ آتے ہوئے رستہ میں گم ہو گئی ہیں۔ براہ کرم تمام جماعتیں اور لجنہ کی تنظیم نوٹ کر لیں کہ ان رسید بکوں پر کوئی چندہ ادا نہ کریں۔ اگر کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم ہمیں فوری طور پر اطلاع دیں

مینیجر نصرت آرٹ پریس
گولبازار ربوہ

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کبھی میں کامیاب ہوتا ہوں۔ کبھی بدقسمتی ان لوگوں کی میں کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن بہرحال یہ کوشش ہے جو میں کرتا ہوں۔ اور اب میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ ربوہ کی فضا جو ہے وہ محبت اور پیار کی فضا رہے گی۔ اور ہر شخص دوسرے کے دکھوں کو دور کرنے والا، ان کے لئے خوشحالی اور بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہوگا۔ دکھ کے سامان پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کی توفیق عطا کرے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر جون ۱۹۸۰ء)

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے) نے آپ کو پاکستان میں یاد فرمایا تو واپسی پر انہیں بھی کہا اور مجھے بھی حضور نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں تحریر کیا کہ میں آپ دونوں کو بھائی بنا دیتا ہوں۔ میں اس بات سے حضور کا نہایت ممنون ہوا اور جذبات ممنونیت ہی کے پیش نظر میں نے چیف گمانگا صاحب سے رشتہ اخوت پر انگریزی زبان میں ایک نظم کہی جو ایک انگریزی مجموعۂ کلام میں شائع شدہ ہے۔ ویسے تو اور بھی بہت سے دوست ہیں۔ لیکن شائد سب کا تذکرہ اس مختصر سے مضمون میں نہ کیا جا سکے۔ کچھ اور اساتذہ بھی نظر آتے ہیں۔ جن میں ایک بو کے استاد مکرم صادق محمد صاحب ہیں۔ یہ دیر سے اس لئے نظر آئے کہ مزار کے کتبے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ اور چہرے کا صرف تھوڑا سا حصہ نظر آ رہا ہے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ سیرالیون میں تدریس کا کام کیا۔ تدریس کے علاوہ آپ کالج کی فٹ بال ٹیم کے مینیجر یا انچارج جو کچھ بھی ان کا عہدہ تھا، تھے۔ اور وہاں میری موجودگی میں ایک ایسا میچ کھیلا گیا جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیرالیون میں فٹ بال کے میچوں میں سب سے زیادہ پُرکشش اور ٹف میچ تھا۔ ہماری ٹیم نے یہ میچ جیتا اور ایک بہت بڑا کپ انعام میں حاصل کیا۔ میں اور صادق صاحب اور ایک اور دوست وہ کپ لے کر جب واپس گھر پہنچے (گھر سے یہاں مراد سیکنڈری سکول کا ایک کوارٹر ہے) تو سکول کے بہت سے طلباء نے وہاں آ کر سکول کے متعلق، مربیوں کے متعلق اور اساتذہ کے متعلق ایک گانا خوب محبت، جوش اور جذبہ کے ساتھ گایا جسے میں نے ریکارڈ کر لیا اور جس کی ٹیپ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔

مولانا علی صاحب کے سوانح حیات پر مشتمل ایک مختصر سی کتاب شائع ہو چکی ہے۔ ان کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اور ان کے کام کا ذکر کرتے ہوئے کافی ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ امید ہے کہ یہ کام آئندہ ضرور ہو کر رہے گا۔ کیونکہ آپ کا کام اور آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور روشن سے روشن تر ہوتا رہے گا۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں۔ کہ میں بھی ان احباب میں موجود ہوں لیکن اتنا کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میرے دائیں طرف پیرامونٹ چیف گمانگا صاحب کھڑے ہیں اور بائیں طرف محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

سمجھ آئی کہ بعد نماز مغرب درس کے طور پر جو کبھی کبھی الفضل سے تیار کرتا ہوں ان قطعات کو بھی شامل کر لیا کروں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر دے۔

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض۔ کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضلِ خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں۔

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہالیانِ ربوہ سے دردمندانہ اپیل

اہالیانِ ربوہ سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ ربوہ کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فرض ہے اس سلسلہ میں تزئین کمیٹی نے کئی کوششیں کی ہیں اور کر رہی ہے لیکن اہالیان ربوہ کی طرف سے اکثر تعاون نہیں ملتا مثلاً بعض جگہوں پر INCINERATORS بنائے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود کوڑا کرکٹ باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ میری گذارش ہے کہ جہاں یہ INCINERATORS موجود ہیں وہاں کوڑا کرکٹ ان میں پھینکا جائے۔ جن محلہ جات میں یہ INCINERATORS موجود نہیں وہاں تدریجاً بنائے جارہے ہیں اور دوسرا متبادل انتظام بھی کیا جارہا ہے لیکن اگر آپ توجہ دیں تو آپ کے گھر کا گند باہر گلیوں میں نظر نہیں آئے گا۔ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ اپنے گھروں میں گڑھے کھود لیں کوڑا کرکٹ جلا کر اس میں دبا دیں۔ ہر محلہ میں تزئین کمیٹیاں بھی قائم کی گئی ہیں۔ اگر آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو آپ صدر صاحب محلہ کی وساطت سے ان کمیٹیوں سے رابطہ کریں تاکہ یہ آپ کا مسئلہ حل کر سکیں اگر آپ کا مسئلہ پھر بھی حل نہ ہو تو پھر خاکسار سے رابطہ کریں۔ بہرحال ربوہ کو صاف کرنا اور صاف رکھنا ہماری ذمہداری ہے۔ اُمید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ تزئین کمیٹی سے تعاون کریں گے۔

مرزا انس احمد۔ صدر تزئین کمیٹی ربوہ

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصیرہ بیگم ۹/۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد ادریس ولد محمد ابراہیم ۱۵/۲ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام قادر خاوند موصیہ۔

کتاب برائے مطالعہ:۔ اطفال الاحمدیہ

ی طرف سے اکتوبر کے لئے کتاب "سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)" برائے مطالعہ مقرر کی گئی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزشِ پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیورٹیو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

لاہور فون ۶۰۶
کراچی ۶۰۷

ملکی خبریں

○ لاہور ائیرپورٹ کی ناقص تعمیر کی انکوائری کرنے والی وزیراعظم کی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی نے سابق سیکرٹری دفاع اور وزیراعظم کے سابق مشیر مسٹر اجلال حیدر زیدی کو لاہور ائیرپورٹ کی ناقص تعمیر کا ذمہ دار قرار دے دیا ہے۔ ان کے علاوہ انکوائری کمیٹی نے جن دیگر سات افراد کو اس کیس کا ذمہ دار قرار دیا ہے ان میں ائیر مارشل ریٹائرڈ خورشید انور مرزا ائیر وائس مارشل ریٹائرڈ محمد اختر، بریگیڈئر ریٹائرڈ غلام رسول گروپ کیپٹن ریٹائرڈ سعید احمد خان، کموڈور رئیس رفیع وغیرہ کئی افراد شامل ہیں بتایا گیا ہے کہ تعمیر کے دوران ہی کئی خامیاں سامنے آگئی تھیں مگر اعلیٰ حکام نے ان کو دبا دیا اور جان بوجھ کر چشم پوشی کی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ سیاست برائے سیاست اور مخالفت برائے مخالفت بند کی جائے۔ وزیراعظم نے کہا کہ آزادی اظہار کا فطری حق استعمال کرنے والوں کے خلاف تشدد کو نہ پھیلایا جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکہ میں ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا ہے کہ فوج اور عوام متحد ہو کر جمہوریت کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

○ محترمہ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ کھوکھلی حکومت کو متحد ہو کر دھکا ماریں۔

○ پنجاب اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں اس وقت ۱۱ لاکھ افراد بے روزگار ہیں۔

○ کراچی میں ایک مشتعل ہجوم نے ہفت روزہ تکبیر کے ایڈیٹر محمد صلاح الدین کے گھر کو آگ لگا دی۔ شرپسندوں نے فائرنگ بھی کی جس سے علاقے کا ایک ۱۹ سالہ نوجوان ہلاک ہو گیا۔ اس واقعہ کے وقت صلاح الدین گھر پر موجود نہ تھے کئی اور گھروں کو بھی آگ لگائی گئی۔ رینجرز کو علاقے میں طلب کر لیا گیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی آئی جے آئی سے نکل کر پیپلز پارٹی سے اتحاد کر سکتی ہے۔ آئی جے آئی کے سربراہ اجلاس میں وزیراعظم اور قاضی حسین احمد کے درمیان تلخی ہوئی۔ تاہم وزیراعظم اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان میں بدعنوانیوں کے طوفان نے ایک بار پھر شدت اختیار کر لی ہے۔ اس میں وزیراعظم اور ان کے قریبی ساتھیوں کے خاندان ملوث ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے سلسلے میں صدر بش کے بیان پر ہم صدر بش کو ڈرامائی جواب دیں گے انہوں نے کہا کہ سوویت یونین ایٹمی تجربات پر مکمل پابندی کے حق میں ہے۔

○ بنگلہ دیش میں پانچ پاکستانیوں کو منشیات درآمد کرنے کے الزام میں پھانسی کی سزا سنادی گئی ہے۔ ایک کو عمر قید ہوئی۔

○ بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا نے بتایا ہے کہ سندھ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے فارم ہاؤس پر ڈیڑھ سو ڈاکوؤں نے حملہ کیا تھا۔ اور وہاں پر موجود ۵ افراد کو جبراً اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

○ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر دہلی میں اہم صلاح و مشورے کئے گئے ہیں۔ وزیر داخلہ چوان کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوا جس میں کشمیر کے گورنر سکسینہ نے بھی شرکت کی۔

○ اسرائیلی وزیراعظم نے نئی یہودی بستیوں کی تعمیر میں کمی کرنے کے لئے وزارت خزانہ کا منصوبہ تسلیم کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ امریکہ سے دس ارب ڈالر کی امداد حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

○ اومان کی شاہی بحریہ کے کمانڈر پاکستان کے چھ روزہ دورے پر آرہے ہیں۔

○ امریکہ کا سب سے پرانا ایٹمی پلانٹ بند کر دیا گیا ہے۔ میساچوسٹس میں واقع اس پلانٹ کو احتیاطی وجوہات کی بناء پر بند کیا گیا ہے۔ حالیہ معائنے میں ۳۱ سالہ پرانے اس پلانٹ کو غیر محفوظ اور خطرناک قرار دیا گیا تھا۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کو ہوائی اڈہ فراہم کرنے کی بھی حامی بھرلی ہے۔

○ چین کے قومی دن کے موقع پر کمیونسٹوں نے اپنی طاقت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ بڑے بڑے جلوس نکالے گئے۔ اور سوشلزم کی حمایت میں زبردست نعرے لگائے اور تقاریر کی گئیں۔